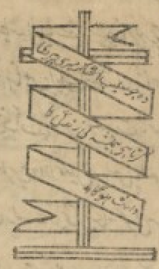
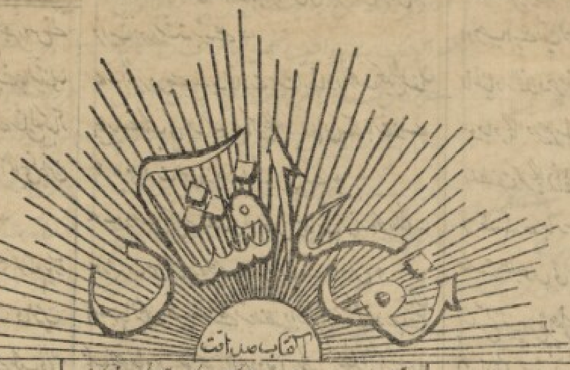
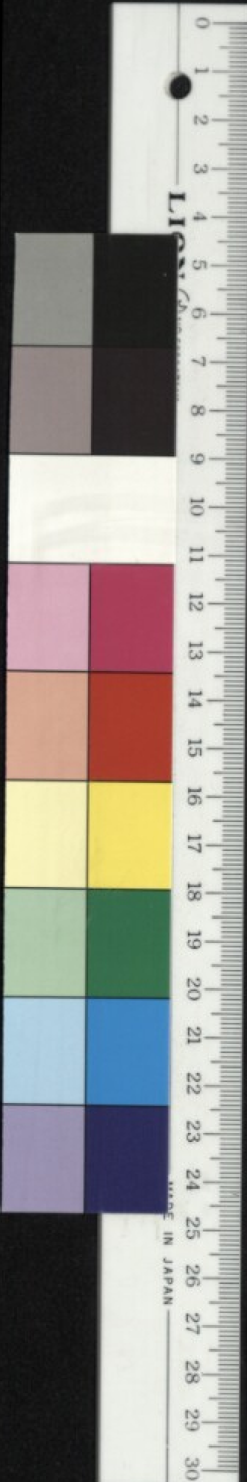








حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳ جلد ۱۳ | لودیانہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۵ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

ہرات میں روس کی آمد کی بابت طرح طرح کی خبریں مشہور ہو رہی ہیں = کابل میں اب عام لوگوں کو یہ یقین ہوتا جاتا ہے کہ امیر صاحب ضرور انگریزوں کے خیرخواہ اور طرفدار ہیں = جلال آباد میں ایک دستہ فوج سواران کا امیر صاحب نے بھیجا ہے اور حاکم جلال آباد کو لکھا ہے کہ پشاور کی سڑک کی حفاظت کامل طور سے ہوا کرے = روس والوں نے شاہ چین سے دریافت کیا ہے کہ تم فرانس سے صلح چاہتے ہو کہ نہیں چین نے جواب دیا ہے کہ ہم کو صلح منظور نہیں ہے = فرانس کی فوج نے چین کے مقابلہ سے تنگ آ کر اور امداد کی خواہش ظاہر کی ہے = مصر میں جو انگریزی فوج گئی ہوئی ہے اسکی واپسی کا حساب لگا کر بیان کیا گیا ہے کہ وہ واپس آوے تو ۱۵ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا = برلن کالج کا نام تجویز ہو گیا ہے کہ برلن کالج رکھا جاوے = مہم سوڈان کی خبریں وہاں کے جرنیلوں نے انگریزی اخبارات کو دینی بند کر دی ہیں = خبر آئی ہے کہ عثمان دقنہ نے مہدی کاذب کی اطاعت ترک کر دی ہے = لنڈن میں مفسدانہ سرنگ بازیاں روز بروز بڑھتی جاتی ہیں = کوریہ کے فساد کی وجہ یورپین لوگوں کی سازش بیان کی گئی ہے = انگلستان نے اپنے جنگی توپ خانہ کو پختہ کرنیکی طرف توجہ مبذول کی ہے = جاپان میں ایک عورت نے جسکی عمر اب بیس برس کی ہے اخبار جاری کیا ہے اور تمام اخبار کا کام اپنے ہاتھ سے کرتی ہے = مڈگاسکر میں انگریزی حکمت عملی سے فرانس کا رعب جاتا رہا = سلطان روم کے خزانہ کی حالت نہایت ابتر ہو رہی ہے اور اسی باعث سے سلطنت روم کو عنقریب صدمہ پہنچنے والا ہے = صوبہ بوسینا میں فساد ہو رہا ہے اور رومی حکام کا رعب بالکل جاتا رہا ہے اور سلطان کی حکومت کو اب کوئی پسند نہیں کرتا ہے = البانیا کی رعایا باغی ہو گئی ہے اور وہاں کے وزیر کو قتل کیا گیا ہے مفسدوں کی سرکوبی کے لئے ایک فوج روانہ ہوئی ہے = مقدونیہ کی سرحد پر کثرت کے ساتھ ڈاکہ زنی ہوتی ہے اور پولیس کا کوئی انتظام نہیں ہوتا ہے = مہدی کاذب کا زور اب گھٹتا جاتا ہے اور جنرل گارڈن صاحب کی فوج اب عمدہ حالت میں ہے = الہ آباد میں ڈاکوؤں نے اشتہار دیا ہے کہ ہم ۲۰ ہزار روپیہ لوٹینگے = جنگ چین کیواسطے فرانس نے ۵ جنوری کو ہزار فوج روانہ کی ہے = روس کے اخبار لکھتے ہیں کہ انگریزی اخباروں نے سلطنت انگلینڈ کے دل میں ہماری طرف سے بھاری شک پیدا کر دیا ہے اور روس کا خیال ایسا نہیں ہے جیسا کہ انگریزی اخباروں میں شائع ہوتا ہے = برہما میں جنگ کی تیاری ہو رہی ہے کیونکہ بھامو شہر کو اُس مضافات سمیت چینیوں نے فتح کر لیا اب برہما والے اپنے اس شہر کو واپس لینے کیواسطے چین والوں پر چڑھائی کرنے والے ہیں = پنجاب کی حالت صحت نہایت عمدہ ہے اور غلہ ارزان ہوتا جاتا ہے = فرانس کی فوج نے ۶ جنوری کو چین والی فوج کو ایک بھاری شکست دی ہے اور چین کا ایک جرنیل گرفتار کیا گیا ہے = شاہ ایران نے سرحدی کمیشن کیواسطے سرمائی سامان بڑی فراخدلی کے ساتھ روانہ کیا ہے اور روس کے کمشنر کیواسطے بھی سامان رسد بھیجا ہے معلوم نہیں کہ شاہ ایران کی [illegible]

نور افشاں

—— اُس وصیت نامہ کا ترجمہ جو پیٹر اعظم قیصر روس نے صدی گذشتہ میں واسطے رہنمونی و کاربندی اپنے جانشینوں کے لکھی تھی صاحب اخبار آفتاب پنجاب نے شایع کیا ہے چونکہ یہہ خالی از نتیجہ نہیں ہے اسلئے ہم بھی بنظر آگاہی ناظرین اخبار نور افشاں ذیل میں درج کرتے ہیں +

مخفی نرہے کہ خدائے پاک نے قوم روسی کو تمام یورپ کی حکمرانی کے لائق پیدا کیا ہے یورپ کی بہت سی قومیں اب پرانی ہو گئی ہیں ایک وقت ہوگا کہ انکے ملک نئی اور جوان قوموں سے آباد ہونگے۔ بعد اسکے ہدایات ذیل ہیں +

ہدایت نامہ

۱- قوم روسی ہمیشہ جنگ و جدل میں گرم رہے تاکہ عزم اسکا سرد نہو جائے +

۲- لڑائی کے وقت یورپ کے تربیت یافتہ اور نامی جرنیلوں کو روس میں بلانا چاہئے۔ اور صلح اور امن کے وقت کامل دستکاروں اور اچھے فاضلوں کو موجود کرنا چاہئے +

۳- یورپ کے کل جھگڑوں اور قضیوں میں حتی الامکان روسی شریک ہوں خاصکر جرمن میں کہ وہ ملک اس ملک کے نزدیک ہے اور اس سے روس کا بڑا فائدہ متصور ہے +

۴- پولینڈ میں تنازعہ کرا دیں اسطرح کہ ملک میں خانہ جنگی دیری ہوا کرے کچھ نہ کچھ باہم تکرار اور حجت کراتے رہیں وہاں کے امیروں کو بطمع زر اپنی طرف متوجہ کرا دیں اور امورات سلطنت میں بھی دخل ضرور کہیں فوج روس کی پولینڈ میں داخل کرنے کے لئے قابو اور بہانہ ڈھونڈتے رہیں بشرط ضرورت ملک مذکور کو نواح کے حاکموں میں تقسیم کریں اور اسوقت لوٹ کا حصہ دیں بعد ازاں حسب موقع عمل کریں +

۵- سویڈن کا جو ملک ہاتھ لگے لیں اور اُسے ڈنمارک سے علیحدہ کریں اور ان دونوں میں حسد پیدا کرا دیں +

۶- روسی شہزادوں کی شادیاں ہمیشہ جرمن کی شہزادیوں سے ہوں تاکہ قرابت اور رشتہ بڑھے +

۷- انگریزوں سے بذریعہ تجارت ہمیشہ ارتباط و محبت رکھیں انگلستان ہمارے ملک کی اجناس لیا کریگا اور وہاں کے باشندے ہمکو بحری قوت میں زیادہ قوت دیں گے +

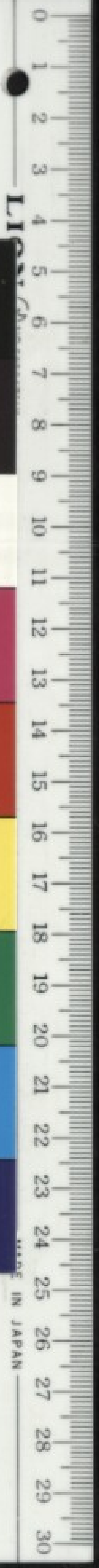
۸- روس کی سلطنت کو شمال کیجانب کنارہ بحر بالٹک اور جنوب میں کنارہ بحر سیاہ پر بڑھاتے جاویں +

۹- جہانتک ممکن ہو سکے قسطنطنیہ دارالخلافہ ٹرکی اور ہندوستان تک پہنچ جاویں جو شخص ان دونوں ملکوں پر حکمرانی کریگا۔ وہ تمام دنیا کا فرمانروا ہوگا اسلئے مناسب ہے کہ ہمیشہ ٹرکی اور ایران سے لڑتے رہیں اور بلیک سی کے کنارے آباد کریں تاکہ انجام کو تمام بحر روم کے قبضہ میں آجائے اور اسیطرح بحر بالٹک کو بھی آباد کریں ان دونوں تدبیروں سے بھی بہت مطلب نکلیگا +

۱۰- یونانی لوگ جو ہنگری۔ ٹرکی اور جنوبی پولینڈ میں پھیلے ہوئے ہیں انکے اوپر مہربان ہو کر اپنا ہمدرد و معاون بنا دیں اور اب اگر ہیں وہ ہمکو اپنا پشت پناہ سمجھیں قیصر روس میں بہادری اور دینداری دونوں ہونی چاہئیں اس سے یونانی اُسکے خیرخواہ اور اُسکے بدخواہوں کے بدخواہ ہو جائینگے +

۱۱- جب سویڈن کی طاقت گھٹ جائیگی ایران اطاعت اختیار کریگا پولینڈ محکوم اور ٹرکی مفتوح ہو جائیگا اور بحر بالٹک اور بلیک سی میں بیڑہ روس محفوظ رہیگا تب بخ کے طور پر شاہنشاہ فرانس اور پھر بادشاہ آسٹریا سے یہہ پیغام ڈالیں کہ آؤ ہم تم تینوں ملکر تمام عالم کو زیر کریں اور بعد فتح نمایاں کے سلطنت زمانہ کے تین حصہ کرکے آپسمیں تقسیم کریں اگر ان دونوں بادشاہوں میں سے کوئی بادشاہ ہمنوا یا اولوالعزمی کے ساتھ قبول کرے تو اسکی مدد سے اول دوسرے بڑے بادشاہ کو زیر کرینگی تدبیر کریں پھر اور چھوٹی سلطنتوں کو کالعدم کریں یہہ فتح خالی نہ جائیگی کیونکہ اُسوقت میں ممالک شرقی اور بڑا حصہ یورپ کا اُسکے قبضہ و تصرف میں ہوگا +

۱۲- اگر یہہ غیر ممکن امر ممکن ہو جائیگا کہ اُن دونوں بادشاہوں میں سے کوئی بادشاہ ہماری درخواست منظور نہ کرے تو وہ تدبیر کرو کہ جسمیں اُنکی آپسمیں تنازعہ و فساد پیدا ہو اور جب اپنے آپ لڑکر کمزور ہو جاویں روس کی فوج کیتھر دائنیا دارالخلافہ جرمنی پر حملہ ہونی چاہیے اسطرح تمام یورپ فتح ہو جاویگا اور پھر ساری دنیا میں ایک اکیلا شاہنشاہ روس کی سلطنت کریگا (آفتاب پنجاب) اس وصیت نامہ کے ملاحظہ کے بعد ہمارے ناظرین والاتمکین روسی پالسی اور حکمت عملیوں کی نسبت رائے قایم کرینگا۔ بخوبی موقع پالیسیگے اگرچہ اس پیٹر اعظم کی وفات پر اسوقت ماڈیڑھ سال کامل گذر چکے ہیں لیکن آجتک جسقدر اس بادشاہ کے جانشین ہوئے ہیں وہ اس وصیت نامہ کو اپنے نزدیک قائم مقام منزل من اللہ اور وحی کے سمجھتے رہے ہیں اور اسکے ہر ایک لفظ کی تعمیل پر دل و جان سے دلداوہ شیدا اور اسکو باعث صلاح و فلاح دنیا و عقبیٰ اپنا جانتے رہے ہیں۔ اور جانتے رہینگے۔ ہم حیران ہیں کہ جس سلطنت کا دار و مدار اس بلا کی نیک نیتی۔ اور قہر کی خوش معاملگی اور صفائی باطنی پر آرہا ہے اس ڈیڑھ سو برس تک کیونکر اسکا شو چلتا رہا ہے غضب خدا جب ایک ایسے شاہنشاہ عظیم الشان کو۔ اس حد تک خود غرضی اور دغا کاری۔ منظور نظر ہو۔ کہ ہر وقت اسی کی ترویج میں رہنا اپنا فرض اعظم سمجھے۔ کہ آدھر لگاؤ ادھر بجھاؤ۔ اور ہر ایک جگہ سے اپنا حصہ نکالتے جاؤ۔ ایکدم خالی نہ بیٹھو۔ ہوشیاری عیاری مکر حیلے دغا فریب جسطرح کچھ بنے۔ ہر دم نئے تازہ فکر میں رہو۔ تو اُس سلطنت کا خدا حافظ۔ ہم غرق دریائے حیرت ہوتے ہیں۔ جب اس امر کی طرف نگاہ کرتے ہیں۔ کہ ہمارے مشیران دولت ابد پائے انگلشیہ بھی امتحان خوش اعتقادی تعریف کے ساتھ پاس کیا ہے۔ جنکو اس وصیت نامہ کے سوسی کے پیروان اور اتباع کے اقوال پر بھی کچھ بھروسا ہے۔ ہم صدق دل سے ہزاروں ہزار سجدات حمد و سپاس بدرگاہ معبود حقیقی ادا کرتے ہیں جنے ایسے عادل و باذل نیک نیت رفاہ جوئے رعایا



مراسلات

مُتلاشی محبوب مسیح کی مشکلاتیں

آٹھویں مشکل

یہہ کہنا کہ خدا ہمارے اعمال سے خوش وناخوش ہوتا ہے محض بناوٹ ہے

برادر محبوب مسیح نے خدا کے کاموں کو دیکھکے اور انکے کلام کو پڑھکے شاید یہہ نتیجہ نکالا ہے!! مگر حقیقت میں خدا کے کام یعنے نیچر اور اُسکے کلام یعنے بائبل جو بعض امور متعلق انسان کی نسبت ہر جزو کا بیان نہیں کرتے اور فقط حقیقت کو انسان کے سامنے پیش کرتے ہیں اُنہیں چند ایک اجزا کی رو سے محبوب مسیح صاحب خدا کو بھلا بُرا کہتے ہیں - آپ نے اپنے دعوے کے سات وجوہ لکھے ہیں اور ان کو تیس سطروں میں تمام کیا ہے - خلاصہ آپکی تحریر کا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے بھلے یا بُرے اعمال کی رو سے خدا کو خوش یا ناخوش بتلانا درست نہیں ہے یعنے بلالحاظ انسان کے کاموں کے خدا بجائے خود آنند ہے - اُنسے کچھہ سروکار نہیں رکھتا ✦

اب بیشتر اس سے کہ آپ کے وجوہات کی پڑتال کی جاوے میں کہتا ہوں کہ جب تک خدا نے کوئی چیز نہ بنائی تھی تب تک تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنے ہی میں آنند تھا - مگر جب اُسنے اپنے تئیں خالق ٹھہرایا اور کچھہ پیدا کیا تو خلقت سے اُسکا کچھہ سروکار ہوا یا نہیں - خواہ کسی قسم کا ہو - اور چھوٹا ہو یا بہت ؟ سوال ہے کہ خدا نے یہہ دنیا کیوں بنائی ؟ جو اسکے بغیر خوش تھا اسکے ہونیکا محتاج نہیں ہو سکتا تاکہ یہہ اسکی تنہائی کے لئے رونق اور انسان جو اسکی خوشی کا باعث ہوتے - پھر اُسنے یہہ سب کچھہ کیوں بنایا ؟ - اس گرداب میں پڑ کر ارسطو نے کہا کہ خالقی خدا کے لائق صفت نہیں وہ خالق ہونے سے آزاد ہے کیونکہ خلق کرنا ایک ادنیٰ فعل ہے - اور اپیکیورس نے خدا کو ایک بے پروا ایسا شخص کہا جو انسان کے کاروبار سے چنداں سروکار نہیں رکھتا - کیا آپ بھی مثل ان داناؤں کے خدا کی صفت خالقی کے منکر ہیں ؟ - اگر آپ منکر ہونگے تب بھی اپنے دعوے پر نازاں ہو سکوگے اور جو چاہوگے کروگے اور کوئی خدا تمہارے کاموں سے خوش اور نہ ناخوش ہونے والا نہ ہوگا - ارے بھائی پھر تو آپ گئے - ! ✦

پس اگر یہہ دنیا خدا نے بنائی تو کیوں بنائی اور کیسے قوانین سے اُسے انتظام دیا ؟ اگر ہم ان سوالات کا جواب دے لیں تو معلوم ہوگا کہ انسان کے اعمال کی نسبت خدا کے خیال وطبیعت کیسے ہوتے ہیں - سو معلوم ہو کہ یوں ہی نہیں بنائی لیکن بنظر اولیٰ خدا نے اپنے نام وجلال کی خاطر یہہ سب کچھہ بنایا - امثال ۱۶ : ۴ - ۱ قرنتیون ۶ : ۲۰ - اور بہ نظر ثانی انسان کی خوشی وآرام کے لئے بنایا - کیونکہ خدا کی بزرگی کرنے میں انسان کی خوشی وآرام ہے - اور ایسے قوانین مقرر کئے ہیں جنکی پیروی کرکے انسان آرام وخوشی پاوے - زبور ۵۰ : ۲۳ - اور اُنکی عدولی اُسکے رنج ودکھہ کا باعث ہوئی - جب انسان اُن قوانین کی پیروی کرتا ہے تو اسکا اجر آرام وخوشی ہوتا ہے - اور اس تعمیل حکم سے خدا خوش ہوتا ہے - اور عدم تعمیل سے ناراض ہوتا ہے - اول اسلئے کہ انسان نے اُسکا حکم نہ مانا خدا کی بزرگی نہ کی - دوسرے اسلئے کہ اپنے دکھہ ورنج کا باعث ہوا یہہ اس عدولی کی سزا ہے پس اجر خدا کی خوشی اور سزا اسکی ناراضگی کی دلیل ہے اور یہہ امر خدا نے انسان پر دو طرح سے ظاہر کیا ہے ✦

اوّلاً انتظام نیچر سے - یعنے اپنے کام سے - جاننا چاہیئے کہ انسان میں اور انسان کے آس پاس قوانین ہیں جنسے انسان مقید ہے - ایسا کہ اگر انکو توڑے تو رنج ودکھہ پاتا ہے اور اُنکے موافق عمل کرنے سے آرام پاتا ہے - اب اس تعمیل اور عدم تعمیل کے نتیجے مقرر کئے ہیں بیشک خدائے خالق نے اور اگر کسی قانون کو توڑنے سے دکھہ ہو اور تعمیل سے آرام وخوشی ہو تو یہہ دُکھہ اور آرام کسکی طرف سے مانے جاینگے اور کیا ثابت کرینگے ؟ - یقیناً اپنے مقنن کی خوشی اور ناخوشی کو - اور یہی سکھلا دینگے کہ وہ خالق ومقنن فلاں طریق سے خوش اور فلاں سے ناخوش ہے ورنہ آرام ودکھہ انسانکے اعمال کا نتیجہ نہ ٹھہرتا - مثلاً محنت کا اجر ہے اور کاہلی کی سزا ہے - اگر انسان اپنی ادنیٰ خواہشوں کو پورا کرنے میں جائز اور ترتیب سے واجبی باہر ہووے تو انجام تکلیف اور خرابی ہے یہہ باتیں انسان اپنے تجربہ سے معلوم کرتے ہیں اور یوں خدا انسان کو اُسکے تجربہ سے بتلاتا ہے کہ کس طریق سے خداوند خوش ہے - اور کس سے ناخوش ہے امید ہے کہ آپ میرا مطلب انہیں میں سمجھہ لیں گے اسلئے نظیریں نہیں لکھی جاتی ہیں ✦

ثانیاً خدا کے کلام یعنے بائبل سے یہہ بات بالکل صاف نظر آتی ہے کہ خدا انسان کے اعمال سے خوش وناخوش ہے - انسان کے نیچری تجربے کے شکوک اس کلام ربانی سے رفع ہو جاتے ہیں - اور یوں انسان کو یقین کامل ہو سکتا ہے کہ بدی کو ترک کرنا چاہیئے اور نیکی کو اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ یہی خدا کو پسند آتا ہے - اور اُسکا ضمیر اُسکے ان در اسباب پر گواہی دیتا ہے - اب بائبل ہمکو بتلاتی ہے کہ آدم وحوا کو عدولی کی سزا دی گئی - بنی اسرائیل کو عدولی کی سزا دی گئی - داؤد کو اور اور سیکڑوں کو نالائق کاموں کی سزا دی گئی - سطور ذیل سے خدا کے

گویا علانیہ لوگوں پر ظاہر کیا کہ اسکو کیا خوش آتا ہی اور کیا نہیں - اور پھر بار بار یوں فرمایا کہ خداوند کا منہہ ان کے برخلاف ہی جو بدکردار ہیں - زبور ۳۴: ۱۶ - کہ خدا جو صادق ہی صداقت کو چاہتا ہی ۱۱: ۷ - اور کہ خدا صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہی ۴۵: ۷ - پس طریق ہائے مذکورہ بالا سے خدا نے ظاہر کیا کہ وہ انسان کے اعمال سے بے پرواہ نہیں مگر خوش و ناخوش ہوتا ہی - ارے صاحب اپنے خیالوں کے گرداب میں کہیں برباد نہ ہو جانا - کیونکہ خدا ہی - اور اگر ہی تو وہ بدی کا دشمن اور صداقت کا دوست ہی نہ کہ وہ جیسا آپ نے تجویز کیا ہی - جہاں کوئی قانون ہی وہ قانون مقنن کی مرضی و طبیعت کا ظہور ہی کہ وہ کیا چاہتا ہی اور کیا نہیں چاہتا - اب آپ اپنی وجوہ کا حال بھی سنئے - جو آپ نے اپنے خیال کے لئے گھڑے ہیں اور ایک واقعی امر کے برخلاف رُخ کیا ہی -

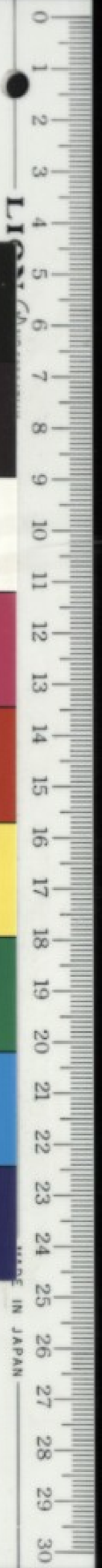
قولہ - اول و دوم - اسلئے کہ ہمارے اعمال ہر نوع میں خدا کی قدرت و ارادہ کو کچھہ دخل و اثر ہی یا نہیں - بہ صورت اول وہ اپنی ہی قدرت و ارادہ کے دخل و اثر سے صادر شدہ اعمال سے ناخوش ہوتا ہو نہ ہمارے بس اسکے اس خود کردہ کا کیا علاج - اسواسطے کہ یہہ خوشی و ناخوشی دلانے اور بر بنائے اضطرار خود لیتا ہی وہ نہ اس خدائے قدیر کا مجبور ہونا ثابت ہوا +

اقول - واقع ہی کہ اگرچہ ہم خدا ہی سے جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں (اعمال ۱۷: ۲۸) تاہم خدا نے انسان کو آزاد بنایا ہی ایسا کہ جو چاہے کرے - بھلائی کرے خواہ برائی - جسطرح خدا آپ قدرت و ارادہ رکھتا ہی اسیطرح انسان کو بھی قدرت و ارادہ دیا ہی کہ کچھہ کرے - اسکے مطابق جب انسان کچھہ کرتا ہی تو خدا کی قدرت و ارادہ کا اسکو کچھہ زور معلوم نہیں ہوتا کوئی ظاہری روک خدا کی قدرت و ارادہ کی اپنے ارادہ و قدرت کا مزاحمت میں نہیں دیکھتا - اور یوں کام کرتا ہی کہ گویا کوئی اور اسکے کاموں کا نگران حال یا مزاحم نہیں ہی - خدا اپنے ارادے اپنے طور پر پورے کرتا ہی اور انسان اپنے طور پر اور خدا اُسے کرنے دیتا ہی روز کا تجربہ اسباب کا شاہد ہی کہ فی الواقعی یونہیں ہی - البتہ اُسکو نصیحت و تربیت کے ذریعہ سے روکتا ہی کیونکہ انسان تربیت پذیر ہی مگر اُسکی قدرت و ارادہ اُس سے چھین نہیں لیتا - بے شک جسحال کہ انسان کی زندگی خدا کے ہاتھہ میں ہی تو خدا اُسکو عمل کرنے سے بھی روک سکتا ہی وہ اُنکی طاقت سے اُنہیں محروم کر سکتا ہی اور یا ایسی کاوش اُنکے سامنے رکھہ سکتا ہی کہ وہ فقط ایک ہی طرح کے کام کریں - لیکن خدا ایسا نہیں کرتا بلکہ سب سامان دیکر سب قوموں کو چھوڑ دیا کہ اپنی اپنی راہ پر چلیں - اعمال ۱۴: ۱۶ - اور بھی دیکھو رومیوں ۱: ۲۴ و ۲۸ - یہاں سے ظاہر ہی کہ خدا انسان کو بدی کرنے سے بطریق مذکورہ نہیں روکتا بلکہ اُسکو اپنی مرضی کرنے دیتا ہی - یہہ بھی فی الواقعی امر ہی پھر یہہ اسلئے کہ انسان کے اعمال سے بے پرواہ ہی نہ خوش ہو نہ ناخوش - کیونکہ اگر بے پرواہ ہوتا تو اپنے کام اور کلام سے انسان کی بدکرداروں کے ساتھہ سزا لازمی نہ ٹھہراتا ایسی تادیب و تربیت کی تجویز فعلاً اور قولاً نہ کرتا - اب یہہ تربیت بھی فی الواقعی امر ہی جسکا پہلے مذکور ہوا - پس ان ہر سہ امور واقعی کے رو سے ظاہر ہی کہ یہہ قول کہ خدا کا انسان کے اعمال سے ناخوش ہونا گویا اپنے ہی اختیار کردہ اعمال سے ناخوش ہونا ہی - درست نہیں ہی بلکہ خدا اور انسان کے اعمال اپنی اپنی جگہہ خوشی اور ناخوشی کے موجب ہیں - انسان کے کام انسان کے ذمہ ہیں کیونکہ جو کچھہ کرتا ہی اپنی آزاد مرضی سے کرتا ہی - اور اسلئے اُسکے اعمال خدا کو خوش اور ناخوش کرتے ہیں +

قولہ - ششم و سوم - خدا کا باوجود علم ہمارے نقص اور کمزوریوں کے ہم سے اپنی خوشی اور ہماری کمالیت ناممکن الوقوعہ بدیہیہ کا خواستگار ہو کر اُسکے پورا ہونے میں ناکام رہنا کیا صریح خلاف اسکی صفت علام الغیوبی کی نہیں ہی - اور بنظر ظاہر حال کثرت بدوں اور قلت نیکوں اہل دنیا کے خدا کا زیادہ تر اور اکثر اوقات مبتلائے عارضۂ ناخوشی ہونا ثابت ہوتا ہی اور اسکا فعل خلقت انسان خاص اُسی خالق کے لئے وبال جان ہونا ثابت ہوا +

اقول - میں کہتا ہوں کہ خدا کو ان سب باتوں کا علم تھا - مگر پھر وہ اپنی مرضی و مصلحت سے سب کچھہ کرتا ہی افسیون ۱: ۱۱ - اور اُس مرضی و مصلحت کے بھید کا یہہ جزو انسان پر بخوبی ظاہر کر دیا ہی کہ انسان کے بد اعمال خدا کو ناپسند ہیں - اسلئے ہمارا تمہارا کچھہ عذر نہیں ہی - اور ہم پر فرض ہی کہ اُسپر اور اسیطرح عمل کریں جسطرح ہم پر ظاہر کیا گیا ہی - اور خدا کی اس مرضی اور مصلحت کے بھید کو نہ جانکر اگر ہم خدا کو بے علم اور نالائق بھی کہیں تو بھی ہم اُسکی خوشی یا ناخوشی سے بھاگ نہیں سکتے +

اسپر یہہ کہا جا سکتا ہی کہ دنیا میں انتظام الہی ایسا بے ترتیب ہی کہ نیکوں کو نیکی کا اجر بہت نہیں ملتا اور بروں کو بدی کی سزا نہیں ہوتی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ خدا انسان کے کاموں سے بے پرواہ ہی اور بائبل میں بھی اسکے موافق آیا ہی میں کہتا ہوں کہ یہہ بات اُن امور میں سے ہی جنکی رو سے ہم برہمو اور نیچریوں وغیرہ کو الہام الہی یعنے بائبل کی ضرورت پیش کرتے رہے ہیں - تاکہ وہ نیچر کی اس بے ترتیبی سے دھوکھا نہ کھاویں - اور لا مذہب آدمی کے لئے بھی ہماری طرف سے یہی اندازہ ہی کہ نیچر میں بے ترتیبی تو بے شک ہی اور خدا نے اُس بے ترتیبی کو دور نہ کیا اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ کیوں دور نہ کیا، مگر اپنے



اپنا کلام بھیجا - اُسمیں اُس بائبل کے قیام کا سبب نہ بتلایا اور بتلایا تو یہہ بتلایا کہ خدا اپنی مرضی اور مصلحت سے سب کچھ کرتا ہی اور اسپر یہہ فرمایا کہ باوجود اِس بے ترتیبی کے خدا صداقت کا دوست ہی اور بدی کا دشمن ہی - اسلئے ہم بدی کو ترک کریں اور نیکی کا پیچھا کریں - یہہ جانکر کہ خداوند راستی سے دنیا کی عدالت کریگا - اور یوں بائبل نیچری ہدایت کی کمی کو پورا کرتی ہی +

پھر کثرت بدوں اور قلت نیکوں کے سبب سے ناخوشی کو خدا کے لئے ایک عارضہ اور وبال جان بتلانا اور اسکو اُسکے ارادے میں ناکام رہنا بتلانا خدا کو ایسا بیچارا اور بے علم نہیں کرتے جیسا آپ کی ہمدردی سے ظاہر ہوتا ہی!! اسلئے کہ باوجود عالم ہونیکے ایسا ہی ہونے دینا اُسکی نیک مرضی و مصلحت کے موافق ہی کیونکہ اگر خدا نے اس ارادہ سے کہ اپنے غصے کو ظاہر کرے اور قدرت کو دکھا دے قہر کے برتنوں کی جو تباہ کرنے کے لائق تھے - نہایت برداشت کی اور اپنے بے نہایت جلال کو رحم کے برتنوں پر جو اُسنے حشمت کے لئے آگے تیار کئے تھے ظاہر کیا تو کیا ہوا (رومیوں ۹: ۲۲-۲۳) پس یہہ دور ہماری آزمائش اور خدا کی برداشت کا ہی - چاہئے کہ ہم فکر اور شکر کریں اور پھر ایک وقت اُسکی قدرت و رحم کا ہوگا چاہئے کہ ہم ڈریں کیونکہ تب وہ اپنی ساری باقیاں طلب کریگا اور تب قہر کے برتن جو اُسکو ناراض کر رہے ہیں تباہ ہونگے - ای بنی آدم خداوند کے صبر کی قدر جانو اور بے دین مت ہو - یقین کرو +

قولہ پنجم و ہفتم خدا ہم سے اپنی خوشی کا خواہاں ہی یا نہیں اور یہہ اپنے فائدے کے لئے یا ہمارے - بہ تسلیم شق اول جیسا کہ ظاہر بھی ہی وہ ہم بندوں سے فائدہ پانے کا محتاج ہوا - و بہ شق دوم خدا سے قدیر کی خواہش کا اپنے مخلوق سے بر نہ آنا ثابت ہوا کہ جو اسکی الوہیت کے خلاف ہی - (اس پچھلی بات کے جواب کے لئے دیکھو ماقبل پیراگراف) +

اقول - اس بات سے وہ ہم بندوں سے فائدہ پانیکا محتاج نہیں ٹھہرتا لیکن یہہ اُسطرح کی بات ہی جسطرح باپ اپنے بیٹے سے متقاضی ہو کر تو مجھے باپ کہہ - اگر بیٹا اپنے باپ کو جو فطرتاً اسکا باپ ہی باپ کہے تو باپ کو کیا فائدہ ہی کچھ نہیں صرف اپنے نام کی بڑائی سے باپ کو خوشی ہی - اور اگر نہ کہے تو کچھ گھٹ نہیں جاتا - کیونکہ خواہ وہ کہے خواہ نہ کہے باپ باپ ہی ہی - اسیطرح خدا کو خدا ماننے اسکی بڑائی کرنا ہم بندوں پر فطرتاً فرض ہی اور خدا ہم سے یہہ طلب کرتا ہی - اگر ہم اسکا کہا کریں تو خدا کا کچھ بڑھ نہیں جاتا - البتہ وہ خوش ہوتا ہی - اور اگر نہ کہیں تو خدا کا کچھ گھٹ نہیں جاتا صرف وہ ناخوش ہوتا ہی پس اپنے فائدے کے لئے نہیں لیکن اپنے نام کی بڑائی اور ہماری بھلائی کے لئے خدا یہہ چاہتا ہی - اور بندوں سے اپنے نام کی بزرگی چاہنا اسکا حق ہی اور اُس کے نام کی بزرگی ہم اس حالت میں کر سکتے ہیں اگر اسکے حکم مانیں - نرے الاللہ الااللہ سے فائدہ نہیں +

قولہ چہارم - از روے ظاہر حال پر اختلاف ہمارے اعمال ہر نوعہ کے خدا کا ہمسے کبھی خوش اور کبھی ناخوش ہونا بالبداہتہ ثابت کرتا ہی کہ اُسکی یہہ خوشی نہ دائمی بلکہ عارضی و حادث ہی - اس سے خدا کا متغیر الحال ہونا ثابت ہی +

اقول - اگر یہہ بات خدا کو متغیر الحال ثابت کرتی تو یاد رکھو کہ انسان کو پیدا کرنے سے پہلے ہاں اُس سے پہلے کہ انسان عمل کر سکے خدا متغیر الحال ہوچکا تھا - اور جب وہ دنیا کو خلق کرنے سے متغیر ہوا ویسا ہی سمجھو کہ انسان کے اعمال سے خوش یا ناخوش ہو کر متغیر ہوتا ہی مگر حقیقت میں یہہ درست نہیں - اور خدا کی نسبت یہہ بات ہم اُس حال میں کہہ سکتے اگر ہمکو معلوم ہوتا کہ اُس عالم کی پیدایش سے پہلے خدا کا کیا حال تھا - بے شک یہہ مشکل بات ہی کہ اس تبدیل تحال دنیا کے ساتھ سروکار رکھکر بھی خدا لاتبدیل رہتا ہی - جیسے آفتاب جیوں کا تیوں رہتا ہی پر اور چیزیں بدلتی ہیں اسیطرح خدا یکساں رہتا ہی اور انسان بدلتا رہتا ہی - اور بھی یاد رہے کہ خدا نیکی سے ہمیشہ خوش اور بدی سے ہمیشہ ناخوش ہی - اور اگر کبھی بدی سے خوش اور کبھی نیکی سے خوش ہو یہہ بات تبدیلی ثابت کریگی - اور اگرچہ انتظام نیچر سے ہمیں اسبات میں پوری تسلی نہیں تاہم خدا کا الہام - اسکا کلام اس دنیا کے پیچیدہ سفر میں ہمارے لئے چراغ ہدایت ہی - اسکی مندرجہ واقعات اور اقوال سے ہمارے شبہے جاتے رہتے ہیں +

قولہ - ہفتم اسوقت خدا کا ہم سے ہمارے اعمال حسنہ کے سبب سے خوش ہونا بتانا ثابت کرتا ہی کہ وہ قبل اسکے بدون ہمارے اعمال کے ہم سے خوش نہ تھا - حالانکہ اسکا ہمکو اسصورت وصفت کا انسان بنانا صاف ثابت کرتا ہی کہ وہ ہم سے بخوبی خوش تھا نہ ناخوش +

اقول جب ہمارے اعمال ہی نہ تھے تو وہ یوں نہیں ہمسے ناخوش کیونکر ہو سکتا تھا - اور جب ہمارے اعمال حسنہ اُسکی خوشی کا سبب مانے جاویں تو اعمال سیئہ نہ کہ عدم اعمال اُسکی ناخوشی کا باعث ٹھہرے اور بے شک ہم کو اس صورت و سیرت کا انسان بنانا اُسکی خوشی کو ثابت کرتا ہی - ہاں خدا نے اپنی خوشی سے اس سیرت کا انسان بنایا کہ عمل کی طاقت رکھے لیکن جب انسان اعمال مطلوبہ نہیں کرتا تو یہہ خدا کو

ناخوش کرتا ہے۔ اور انکی نسبت خدا اپنی قدرت نہیں مگر صبر دکھاتا ہے۔ اور اُسکے صبر کے سبب سے آپ خدا کو نالائق اور کمزور کہتے ہو۔ اور یوں ہر قدم پر خدا سے بغاوت دکھاتے ہو*

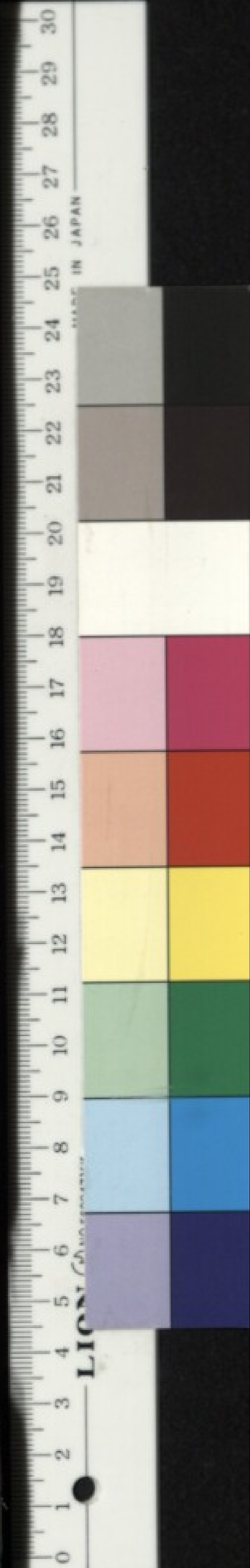
آخر میں میں آپ سے چند ایک باتوں کا ذکر کرتا ہوں جو ہماری بحث کے متعلق ہیں۔ اول یہہ کہ اگر ہم اپنی ہستی کی نگاہ سے دیکھیں تو خدا کی خوشی اور ناخوشی انسان کے اعمال سے کچھہ تعلق رکھتی ہے اور بغیر اسکے اسکی خوشی کس بات میں ہے یہہ ہم سے کچھہ تعلق نہیں رکھتا۔ کیونکہ اس دنیا کے بغیر ہم خدا کی خوشی اور ناخوشی کا کچھہ خیال نہیں کر سکتے۔ لیکن یہہ دنیا اور اسکے قوانین بنانے سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ خدا کیونکر خوش و ناخوش ہوتا ہے۔ اب چونکہ خدا نے یہہ دنیا پیدا کی ہے لہذا خدا کا اسکے ساتھہ ضرور کچھہ سروکار ہے۔ اس دنیا کی یوں اور اسطرح ضرور خالق کی مرضی و مصلحت کو شامل کرتے ہیں*

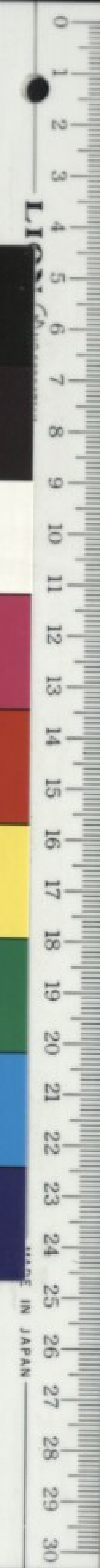
دوم یہہ کہ اصل میں آپ نے کوئی ایسی سند پیش نہیں کی جس سے ہمکو یقین ہو سکے کہ خدا انسان کے اعمال سے نہ خوش ہے اور نہ ناخوش بلکہ بے پروا ہے۔ اور آپنے اس خیال کے لیئے دکہ دنیا کا بہت ہی پرانا خیال ہے) جو باتیں پیش کی ہیں وہ اس عالم کے انتظام الہٰی اور صفات الہٰی کے باہم مخالف ہونے کا بیان ہے۔ اس قسم کی باتیں آپنے اپنی اور تحریروں میں بھی ذرا زیادہ جوش کے ساتھہ بیان کی ہیں۔ گویا کہ اور لوگوں کو ایسی باتوں کی کچھہ خبر نہیں۔ خیر تو ہو اور کبھی کی ہے مگر آپ جیسی کوتہ اندیشی کی باتیں فضول سمجھتے ہیں۔ سو اگر خدا کی واجبی صفات کا خیال کریں اور دوسری طرف اس انتظام الہٰی پر غور کریں تو وہ خدا اس عالم کا خالق نہیں معلوم ہوتا کیونکہ بہتیری ایک باتیں اسکی صفات مسلمہ کے برخلاف معلوم ہوتی ہیں۔ اور یوں یا تو ہم اس خدا کا خالق ہونا منظور نہ کریں اور یا کہ وہ بھی رہے اور اس دنیا کا کوئی اور خالق اور منتظم تجویز کریں جیسا کہ مانیؔ ملحد نے کیا تھا۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ کئی ایک خالق اور منتظم تجویز کرنے پڑینگے اگرچہ انتظام ہمیں اس گھبراہٹ میں ڈالے مگر الہام الہٰی جسکی ایسی ہی باتوں کے سبب سے اشد ضرورت تھی ہمکو غلطی بتلاتا ہے کہ ایک ہی خدا ہے اور کوئی نہیں۔ اور وہ ہی خدا اس عالم کا خالق و منتظم ہے۔ اور کہ اس انتظام ظاہری کی بے ترتیبی میں اس خالق کی کچھہ مصلحت ہے جو ہنوز ہمارے لئے ایک بھید ہے جب تک لوگ اس الہام ربانی سے باہر ہیں تب تک نیچریوں اور لامذہبوں اور ویدانتیوں کی کچھہ کمی نہیں۔ آپ تو ایسے تسلی بخش الہام سے ناحق منحرف ہوکے لامذہبی کے گرداب میں پڑ گئے ہو*

راقم

پسرور ضلع سیالکوٹ } بندہ جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس

روس و انگلستان وسط ایشیا میں روسی حرکات کی قلعی جو اتفاق حسنہ سے دفعتاً کھل گئی ہے اس سے انگلستان میں ایسی دھوم مچ رہی ہے کہ وہاں کے اخباروں کی آزادانہ رائے زنی سے اخبارات روس چیخ اُٹھے ہیں۔ خاص پایۂ تخت روس کا نیم سرکاری اخبار انگریزی اخباروں کی نکتہ چینی پر سخت افسوس کرتا ہے۔ وہ یہہ نہیں کہتا کہ روسیوں نے دبے پاؤں ترقی کیوں کی۔ نہ یہہ کہتا ہے کہ اقراروں کو بالائے طاق رکھکر اُسنے مرو سے سرخس اور سرخس سے پُل خاتون کسلیئے لے لیا۔ بلکہ اسبات پر زور دیتا ہے کہ انگلستان کے اخباروں کی دریدہ دہنی سے خوف ہے کہ کہیں روس اور انگلستان کی باہمی دوستی میں فرق نہ آجاوے اور یہی دریدہ دہنی بجائے برائے نام روسی ترقی کے۔ ہندوستان میں فساد اور اُسکی سرحد پر جنگ کا باعث نہ نکلے۔ اس امر میں ہم فقط یہہ کہنا چاہتے ہیں کہ ایسی دوستی سے جسکی آڑ میں روس کو شکار کرنیکا اس قدر بڑھیا موقعہ نصیب ہوا ہے۔ جسکے پردے میں وہ دبے پاؤں اپنی حکمت عملی کے جال اس تیزی اور چالاکی سے پھیلا رہا ہے۔ اور جسکے کاغذی وجود سے انگلستان ایسا بیخبر رہا ہے کہ اسکی حرکات و سکنات کو بالکل نہیں پہچان سکا۔ ایسی دوستی سے جسمیں دغا ہی دغا ہے۔ یہہ ہزار درجہ بہتر ہے کہ انگلستان اور روس آپسمیں ایکدوسرے کو اپنا جانی دشمن سمجھیں تاکہ ایک دوسرے کی حرکات سے بخوبی واقف رہیں اور جوڑ کے توڑ برابر ہوتے رہیں۔ ابتک کی دوستی ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ انگلستان کیواسطے کیسکام کی نکلی جو اُسکے وجود پر ایسا بھول گیا کہ کچھہ خبر انکی حکمت عملیوں کی نہ رکھی۔ اور جب یہہ دیکھہ لیا گیا کہ اس دوستی کے اعتبار پر روس نے انگلستان کو سراسر دھوکا دیا اور اپنے اقرارنامے کو چاٹ کر ملک گیری کی رفتار کو سر تو ڑجاری رکھا۔ تو بیشک ایسی دوستی کو جتنا جلد ہی خیرباد کہی جاوے اتنا ہی انگلستان کیلئے بہتر اور کارآمد ہے۔ انگلستان میں اس نسبت قسم کی رائیں ہیں جو گورنمنٹ کی رہنمائی کیلئے پیش کیجاتی ہیں خیالا یہہ کہ ہرات میں چھاؤنی ڈالی جاوے۔ روس سے فوراً لڑائی چھیڑی جاوے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ہماری دانست میں یہہ سب ضرورت سے زیادہ سخت اور حسب حال کے خلاف ہیں۔ بہترین اور کم خرچ بالا نشین کام یہہ ہوگا کہ بغیر فوج یا جنگی تیاری کے۔ اُس اعتبار کو احتیاط سے محفوظ رکھا اور مقوی کیا جاوے جسکا دوستانہ اور صادق ثبوت امیر کابل نے خاطر خواہ شہادتوں سے





ابھی حال میں دیا ہے - اور ایسا انتظام کیا جاوے جس سے وسط ایشیا کی خبریں تمام وکمال - راست اور بے کم وکاست - برابر انگلستان کو معلوم ہوتی رہیں - اگر ہم غلطی نہیں کرتے روس کی یہہ سب ترقی زیادہ تر اسیخیال سے ہوئی ہے کہ انگلستان تجربہ بہ نسبت اُسکے کہ وہ انگلستان سے لڑائی کرنا چاہتا ہے +

وسط ایشیا کی خبریں یہہ ہیں کہ افغان کمیشن کے روسی افسر سب کے سب افسران انگریزی کیطرح حکمت عملی کے کاموں میں مصروف ہیں اور روسی جرنیل جان بوجھکر اسواسطے جلدی نہیں آتا کہ اُسکے آدمی کامل طور سے اپنی چالیں چل لیں - وہ لوگ ترکمان رعایا کو برانگیختہ کرنے لگے ہیں [illegible] ہیں - روسی افسروں نے انگریزی جرنیل کی سر [illegible] میں ہتک کی - اور علیخان نوف اپنے غرور میں ایسا چور ہوا کہ انگریزی کیمپ کے بیچمیں سے گھوڑا پھدکاتا - بے اطلاع نکلگیا - علاوہ جرار سپاہی اور رسالباز جرنیل کے یہہ علیخان نوف اس بلا کا نقشہ نویس اور مصور ہے کہ آناً فاناً میں گھوڑے پر بیٹھا بیٹھا اور راہ سے گذرتا ہوا ہر ایک نقشہ اُتار لیتا ہے - خاکہ کھینچ لیتا ہے - اور ایسی صفائی اور درستی سے کہ جسے دیکھکر انگریزی مصور اور نقشہ نویس دانتوں انگلیاں کاٹتے ہیں +

مصر ومہدی تازہ ڈاک ولایت سے معلوم ہوا کہ جنرل ولزلی صاحب نے مہدی کو مارنے کی تیاریوں میں اسبات کو بھی ضروری سمجھا ہے کہ انگریزی اخبارات کے نامہ نگاروں کو کوئی خبر نہ دیجاوے اور تمام کارروائی اور حرکات کو خفیہ رکھا جاوے وجہ یہہ کہ وہ سمجھتے ہیں کہ مہدی کو ہر ایک خبر فوراً پہنچ جاتی ہے جس سے وہ جوڑتوڑ لڑانے کے قابل ہوسکتا ہے اور منصوبہ کو خراب کرسکتا ہے - مصر کے معاملات پر سر لیپل گریفین صاحب لکھتے ہیں کہ مصر کی بہبودی اسمیں مرکوز ہے کہ انگلستان اُسپر دائمی قبضہ کرے - یہہ کہنا کہ اسکا انتظام مشکل کام ہے انگلستان کے نام کو دھبا لگانا ہے انگریزی قوم کو بدنام کرنا ہے بھلا جب انگلستان کے انگریزوں نے پنجاب کو مطیع اور مانوس کیا ہے - اور شمال ومغربی سرحد کی جنگی اقوام کو بہر زمانہ سے انسان بنایا ہے - ناممکن ہے وہ مصر کی مشکلات سے خوف کھائے - مصر کی موجودہ سقیم اور غریب حالت میں بہت زیادہ مبالغہ ہے - میں نے خود اسکو حال میں ملاحظہ کیا ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ جیسا انتظام اور امن مصر میں اوقات پایا جاتا ہے اور جو فارغ البالی اب عمدگی دیکھنے میں آتی ہے وہ آگے کبھی نہیں دیکھی گئی - مناسب یہہ ہے کہ انگریزی حکام کی تعداد اور اختیارات کو مصر کے ملکی انتظام وعام بہبودی کے لئے ایسی وسعت دیجاوے کہ جس سے وہاں کے دیسی حکام انکی آزادی میں مداخلت نکرنے پاویں - کہ اسی کی وجہ سے ملک کی حالت خاطرخواہ ترقی نہیں کرتی - برخلاف تحریر مذکورہ کے ولایت کا اخبار (ڈرو تھی) لکھتا ہے کہ - خدا کرے ہماری تمام تجاویز دربارہ اصلاح مصر طاقت ہائے یورپ کو ناپسند ہوں کیونکہ یہی طریقہ ہے جس سے ہم اسملک میں سے عزت اور ایمان کے ساتھ علیحدہ ہوسکتے ہیں - اور یہی علیحدگی مصر کی رونق کا باعث ہے تمام یورپ میں سوائے خدیو مصر اور چند خود غرض ساہوکاروں کے کوئی نہیں چاہتا کہ ہمارا دخل اسمیں رہے جس سے ہم نہ فقط زیربار ہوئے جاتے ہیں بلکہ مصر تباہ ہوا جاتا ہے جسوقت ہمنے اسملک میں قدم رکھا تھا اُسیوقت یہہ کہدیا تھا کہ اس مہم سے ہم اپنا کوئی فایدہ نہ اُٹھائینگے جس وعدہ کو مسٹر گلیڈسٹون نے ایک سے زیادہ مرتبہ دہرایا ہے - مصر میں ہمارا قیام خود ہمارے اور بیچارے مصر کے لئے لعنت الٰہی سے کم نہیں - اس سے ملک کی حکومت بہتر کیا بلکہ ابتر ہورہی ہے - ملک کے بوجھ بڑھ گئے اور بڑھتے جاتے ہیں - حالانکہ دوستی جو فیمابین ہمارے اور فرانس کے موجود تھی مفقود ہوگئی ہے - ہماری بیوقوفی سے ہماری جیب سے دس کروڑ روپیہ نقد نکل چکا ہے - اگر ہم مصر لینگے تو نقصان میں رہینگے - آیا کہ وہ ملک خود مختار رہے - یا کسی طاقت یورپ کے قبضہ میں یا تمام یورپ کے انتظام میں اس سے ہمیں کچھ سروکار نہیں - کیونکہ ہم بحیرہ روم کی طرف سے ہندوستان کے راستہ کو اسوقت تک محفوظ بخوبی رکھ سکتے ہیں کہ جبتک بحیرہ احمر پر ہمارا قبضہ مثل حال بحیثہ ہے - ہم مثل نادان بچہ کے اپنے تئیں ظاہر کررہے ہیں جو ایک لکڑی کی صاف طرف کو ہاتھ میں رکھکر بھی اسواسطے روتا ہے کہ اسکی غلیظ طرف کو بھی ہاتھ میں لیوے - مصر سے علیحدہ ہونے کے ہمکو کئی عمدہ اور خاطرخواہ موقعے ملچکے ہیں - لیکن ہمنے فایدہ نہ اُٹھایا اور زبان کا پاس نکیا - اب بہتر موقعہ اُسوقت ملیگا جبکہ جنرل گارڈن کو چھڑایا جاویگا - پیشتر اسملک کو خالی کرنے کے ہمکو واجب ہوگا کہ یورپین طاقتوں کو اپنے ارادہ سے آگاہ کریں اور اُنسے اپنے اقرار کی تصدیق کرائیں - اسکی بنیاد یہہ ہونی چاہئے کہ نہ ہم نہ اور کوئی طاقت دریائے نیل کے ملک پر حکومت کرسکیگی - اور نہ ہم نہ کوئی اور طاقت قرضخواہوں کے انتظام کی کفیل ہوگی - ہمارا مقصود یہہ ہونا چاہئے کہ مصر خود مختار ہوجاوے - ملک پر مصری اپنی حکومت کریں اور نہر سویز کی سرپرستی تمام طاقتوں کے مشترکہ قبضہ میں رہے - قرض کی نسبت یہہ انتظام بس ہے کہ ملک کی خالص آمدنی کے مطابق تمام واجب الادا سود مقرر کیا جاوے - نیز مصر کی بیرونی تجارت پر ٹیکس

ٹیکس لگایا جاوے جسکی آمدنی کو ادائگی سود کے لئے موقوف کیا جاوے۔ مصر کی پیداوار بہت کچھ باہر روانہ ہوتی ہے اور اکسپورٹ ٹیکس ایسا ہونا چاہیئے کہ جسکی آمدنی اس سود کی کفالت کر سکے۔ تاکہ انتظام اندرونی میں کسی خاص تراش خراش یا دست اندازی کی ضرورت نہ پڑے۔ اگر ہو سکے تو چند بیرونی بندرگاہوں پر اس رفتنی تجارت کے ٹیکس وصولی اور جمع کا کام یورپین طاقتیں خود اپنے اہتمام میں رکھیں + از اخبار عام

خزانہ کا انتظام حضور ملکہ معظمہ نے انتظام خزانہ مصر کی بابت مندرجہ ذیل انتظام فرمایا ہے +

(۱) انگلستان کی ضمانت پر ...... ۵ پونڈ قرضہ جو سلطنت مصر کو دینے کے لئے تجویز کیا گیا ہے اُسپر ۲½ فیصدی سود دیا جائے سلطنت اور دائرہ کے محاصل سے یہہ قرضہ ادا ہو اور جب ایک مناسب تعداد کی رقم جمع ہو تو بنک انگلستان میں بھیجدیجے

(۲) رعایتی قرضہ مع سلطنت اور ...... ۴ پونڈ زاید قرضہ کے اسکندریہ کے تاوان کی بابت دینا ہوگا ان سب پر بلا تخفیف ۵ فیصدی سود دیا جائیگا +

(۳) تحدین جو دائرہ کے دین سے بڑھگیا ہے اُسکا سود گھٹکے ۲½ فیصدی سود دیا جائیگا +

(۴) نہر سویز کے حصہ نکاسودہ فی صدی سے گھٹا کر ۴ فیصدی کر دیا جائے +

(۵) انتظام ملک کا خرچہ ...... ۵ پونڈ مع اُس ۱۲۰۰۰ پونڈ کے ہوگا جو انگلش فوج کے مزید اخراجات میں دیا جائیگا

(۶) باقی جو کچھ بچے وہ قرضہ متحدہ کے ½ فیصدی سود کی کمی پورا کرنیکو بحساب رسدی دیا جائیگا اور ...... ۱۲ پونڈ سے جسکے دینے کی انگلستان نے شرط کی ہے فوج قابض مصر کی جسقدر زائد خرچ کی ضرورت ہو دیا جائے +

(۷) آخری تجویز یہہ ہے کہ خزانہ پر تاکید کے ساتھ کامل اختیار رکھا جائے گورنمنٹ مصر ...... ۱۰ پونڈ سے زاید قرضہ نہ لے سکے اور اسقدر بھی انگلستان کی اجازت سے لے سکیگی سلطنت دائرہ اور ریلوے کے متعلق مختلف ملکوں کا مشترک انتظام نہ رہے گا بلکہ اُسکے بدلے کم خرچ میں دیسی آدمیوں کے ذریعہ سے انتظام کیا جائیگا +

اخبار تار برقی

لنڈن ۷- جنوری کل برمنگھم میں مسٹر چیمبرلین نے ایک تقریر میں فرمایا کہ باوجود اُس غوغا کے جو برپا کیا گیا ہے برٹش گورنمنٹ مصر کی آزادی کو برباد نہ کرے گی۔ پھر حال کے اتحادات کا ذکر کرکے مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ انگلستان کو یہہ حق حاصل نہیں ہے کہ دوسری سلطنتوں کو آبادی قایم کرنے سے روکے ہاں اگر آسٹریلیا کے حقوق کو کوئی صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہو تو انگلستان اپنی کل طاقت کو اُسکی حمایت میں صرف کرنے کے لئے مستعد ہے +

لنڈن ۷- جنوری معتبر سند پر بیان کیا گیا ہے کہ مسئلہ مصر پر پیرس میں کانفرنس کے منعقد ہونے کی تجویز برٹش گورنمنٹ کے پاس نہیں پہنچی ہے اور اسی سند سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی ایسی تجویز ہوئی بھی تو گورنمنٹ موصوف اسکو منظور نہ کرے گی +

مسٹر گلیڈسٹون کو علالت سے آفاقہ ہوتا جاتا ہے +

پیرس ۷- جنوری ٹانکن سے خبر آئی ہے کہ فرانسیسی فوج مقام لینگسن پر چڑھائی کر رہی ہے اور یہہ ارادہ کیا گیا ہے کہ حال کی فوجی امداد کو جو ۸ ہزار سے بڑھا کر ۱۲- ہزار کر دیا جائے +

کلکتہ ۷- جنوری اخبار انگلشمین کو معلوم ہوا ہے کہ حضور وائسرائے کے سرجن کا عہدہ ڈاکٹر جان فنڈلے صاحب کو جو گورنر بمبئی کے سرجن تھے دیا ہے +

روم ۷- جنوری نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ مقام عصاب میں جو بحیرہ قلزم پر واقع ہے اٹلی کی فوج رکھی جاوے گی +

لودیانہ

موسم کی حالت خراب ہو رہی ہے چنانچہ ہفتہ حال میں چہار شنبہ [illegible] ہے اس سردی کا کمال زور رہا اور کھانسی و زکام و بخار کی زیادتی ہوئی۔ اب بھی گاہے گاہے ابر محیط رہتا ہے جو زراعت موجودہ کیلئے مفید ہے جو ہفتہ گذشتہ میں مانگیو کے بارے میں لکھا تھا کہ اس فرقہ کو گلی کوچوں سے اٹھایا جاوے اور درخواست کی تھی کہ صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی اسپر توجہ فرماویں چنانچہ صاحبان موصوفین نے اس امر کو پسند تو کیا لیکن یہہ خیال کرکے کہ یہہ معاملہ بڑا ہے اور اگر ہم دست اندازی کرینگے تو طرح طرح کے معاملے پیش آوینگے اس معاملہ کو جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی غور پر چھوڑ دیا۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضرور اس فرقہ نابکار کو گلی کوچوں کی آبادی سے منع فرماوینگے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا +